Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۱۹

یوم چہارشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ شب ۱۱ بجے سے پاؤں کے درد کی تکلیف ہے۔ تھوڑی سی درد ابھی باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بفضل خدا اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت آج بھی ناساز رہی۔ سر درد میں کل کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ دھاریوال سے واپس آ گئے ہیں۔

کل ۷ بجے شام سے ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی فیلڈ میں والی بال کے مقامی ٹورنمنٹ کا افتتاح ہو گا۔

جلد ۳۳ | ۳۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۳۰ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۲۶

خطبہ جمعہ*

جماعت احمدیہ کیلئے ایک اہم سوال

نمازوں کے ذریعہ کیوں کامیابی حاصل نہیں ہوتی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ فروری ۱۹۲۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

شقی اور مزکی میں امتیاز

ایک شقی انسان اور ایک نیک انسان کے درمیان یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ شقی اپنی شقاوت کی وجہ سے بعض نظارے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتا ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ وہ اپنے کانوں کے پاس کئی ایک آوازیں سنتا ہے۔ اور ان آوازوں میں سے بعض ایسی آوازیں بھی ہوتی ہیں۔ جو ہر روز اس کے کانوں میں پڑتی ہیں۔ مگر پھر بھی وہ ان کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور ان کی حکمت جاننے کے واسطے کوئی کوشش نہیں کرتا۔ پھر اس کے باقی حواس میں بعض بیرونی نقصانات کے اثرات بھی ہو جاتے ہیں۔ اور ان اثرات سے وہ بالکل ہی ان نظاروں سے جو وہ ہر روز دیکھتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اور ان آوازوں کی طرف جو ہر روز اس کے کانوں میں پڑتی ہیں توجہ نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا نام صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ رکھا ہے۔ کہ وہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں۔ کہ باوجود کان رکھنے کے نہیں سنتے باوجود آنکھیں رکھنے کے نہیں دیکھتے۔ اور باوجود زبانیں رکھنے کے نہیں بولتے۔ پس وہ اسی امر کے مستحق ہیں کہ وہ بہرے کہلائیں۔ اندھے کہلائیں گونگے کہلائیں۔ ان کی آنکھیں بینا کہلانے کا حق نہیں رکھتیں ان کے کان شنوا کہلانے کے مستحق نہیں ان کی زبانیں گویا کہلانے کی حقدار نہیں۔ وہ اپنے عمل سے اپنے اس حق کو کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کی نظروں کے سامنے دنیا میں کئی قسم کے تغیرات گزرتے ہیں۔ لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا جس طرح ایک چکنے گھڑے پر پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ٹھہرتا۔ بلکہ سب بہہ جاتا ہے۔ اسی طرح ان پر بھی ان تغیرات سے کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور جو کچھ وہ ان تغیرات سے دیکھتے ہیں۔ وہ ایک معمولی سی بات کی طرح گزر جاتا ہے۔ مگر ان کے مقابل پر ایک مومن کے لئے ہر ایک تغیر میں جو دنیا میں گزرتا ہے ایک نشان ہوتا ہے۔ جس طرح دنیا کے تمام دوسرے امور میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اسی طرح زمانے کے تغیرات میں بھی اس کی قدرت کے نشان پاتا ہے۔ اور یقین کرتا ہے۔ کہ جو کچھ بھی دنیا میں ہوتا ہے۔ اس میں کسی نہ کسی قدرت کا اظہار موجود ہے۔ اور کوئی نہ کوئی حکمت ان کے اندر ہے۔ اس کا حساس دل ان باتوں کو فوراً معلوم کر لیتا ہے۔ اور یہی لوگ ہوتے ہیں۔ کہ انہیں دیکھنے والے اور سننے والے کہا جائے :

حادثات زمانہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھا ہے۔ جس وقت تیز ہوا چلتی یا بادل اٹھتا یا بارش ہوتی یا آندھی آتی یا طوفان آتا تو آپ گھبرا جاتے۔ اور بسا اوقات اس گھبراہٹ سے کئی کئی بار آپ گھر کے اندر باہر آتے جاتے۔ اور فرماتے معلوم نہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس ہوا یا اس بارش یا اس آندھی سے کیا منشاء ہے۔ آپ کی اس گھبراہٹ کو دیکھ کر بعض لوگ یہ سمجھتے۔ کہ یہ کوئی بڑا ہی تھڑدلا اور کمزور انسان ہے۔ کہ ان روزمرہ کی باتوں سے بھی گھبرا جاتا ہے۔ مگر آپ فرماتے پہلی قوموں پر عذاب آئے ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ یہ طوفان یا یہ بارش یا یہ ہوا عذاب کے رنگ میں ہے یا رحمت کے رنگ میں تو مومن ہر تغیر میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا نشان دیکھتا ہے۔ اور شقی کی ان کی طرف آنکھ ہی نہیں اٹھتی۔

حادثات زمانہ کا اثر انبیاء پر

تیز چلنے والی ہواؤں اُمڈ کر آنے والے بادلوں اور کھل کر برسنے والی بارشوں میں بظاہر خوشی ہوتی ہے۔ اور وہ امید کا موجب ہوتی ہیں۔ لوگ ان کو دیکھ کر تسلی پاتے ہیں۔ لیکن خدا کے رسول خدا تعالیٰ کے پوشیدہ ہاتھ کو دیکھتے ہیں۔ اور بسا اوقات ان سے خدا کی ناراضگی محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ حال صرف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی نہ تھا۔ کہ آپ ان تغیرات سے کہ جن سے لوگ خوشی محسوس کرتے گھبرا جاتے۔ بلکہ تمام دوسرے ماموروں کا بھی کہ جن کا کچھ نہ کچھ حال تاریخ سے ہمیں معلوم ہو سکتا ہے۔ یہی حال تھا۔ ان انبیاء کو جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے چھوڑ کر ان انبیاء کو بھی اگر دیکھا جائے۔ جن کا ذکر قرآن کریم نے نہیں کیا۔ اور دوسری قوم کے انبیاء کو بھی اگر دیکھا جائے۔ تو ان سب کی زندگیاں ایسی ہی نظر آتی ہیں۔ کہ وہ بھی ان تغیرات سے گھبرا جاتے تھے حتیٰ کہ چینیوں کے نبی کنفیوشس کا بھی یہی حال تھا۔

---

* یہ خطبہ جمعہ یکم مارچ ۱۹۲۷ء کے الفضل میں چھپ چکا ہے۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر روزنامہ الفضل سے شائع کیا

غربائے کے لئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے۔ اسوقت انہیں قادیان کے ان غرباء کو نہیں بھولنا چاہئیے جو دیار حبیب میں تنگی کے ایام گزار رہے ہیں ہمیں ان کے لئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہئیے۔ گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا ابھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ گزشتہ سال دو سو من غلہ میں نے دیا تھا ایک سو من برادرم عبداللہ خان صاحب نے اور دو سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا کل چودہ سو من غلہ ہوا تھا جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا۔ گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو مگر باقی جماعت کے لئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی۔ غرباء کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴۰ غرباء کے لئے ادا کریں امید ہے۔ کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کریگی۔ والسلام

خاکسار :- مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

باوجود بہادر اور دلیر ہونے کے آندھی اور بارش سے گھبرا جاتا تھا۔ اور سمجھتا تھا۔ شاید اس کے اندر کوئی عذاب ہے۔ اسی طرح تمام قوموں کے انبیاء کا حال تھا کہ جب کبھی اس قسم کے تغیرات دنیا میں پیدا ہوتے وہ ڈر جاتے تھے کہ کہیں یہ تغیر عذاب کے رنگ میں ہی نہ ہوں۔ حالانکہ دوسرے لوگ ان کو روزمرہ کی ایک معمولی سی بات سمجھ کر ان کی طرف متوجہ بھی نہ ہوتے۔

تغیرات سے گھبراہٹ کی یکسانیت

پس اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ جو ہر چیز تغیرات زمانہ سے ڈرنے اور گھبرانے کا تھا۔ اور یہ کیفیت جو اس گھبراہٹ سے پیدا ہوتی تھی ایک ہی تھی۔ اور بالکل ملتی جلتی تھی۔ گویا یہ ایک نور تھا جو ان میں رکھا گیا تھا۔ اور جو ان سے ظاہر ہوتا تھا۔ خواہ وہ نور کنفیوشس سے ظاہر ہو خواہ موسیٰؑ کے اندر سے اور خواہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے کوئی ہو۔ بہرحال وہ نور ایک تھا گیا ہوا کہ وہ کبھی کسی سے ظاہر ہوا اور کبھی کسی سے

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

کنفیوشس ہو یا عیسےٰؑ موسیٰؑ ہو یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ نور ایک ہی تھا جس کے ظاہر ہونے کے لئے قوم اور نسل کی کوئی قید نہیں۔ وہ کسی سے ظاہر ہو مگر تھا وہ ایک ہی نور پس خدا تعالیٰ کی عظمت اور وقار اور جلال ان کی ہر حرکت سے نمایاں تھا۔ اور اس سے یہی ثابت ہوتا تھا۔ کہ کسی ایسے علم کی بنیاد پر یہ یقین قائم کیا گیا ہے۔ جو بالکل درست اور مضبوط ہے۔ اور جسے وہی کچھ سمجھ سکتا ہے جو مومن ہے۔

مومن اور شقی میں فرق

غرض مومن اور شقی اور سعید اور شقی میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ جو خدا کے بنے والے ہوتے ہیں۔ وہ تغیرات میں نشان دیکھتے ہیں اور ان سے سبق سیکھتے ہیں اور اپنی درستی کرتے ہیں۔ اور اصلاح پاتے ہیں لیکن جو شقی ہوتے ہیں۔ وہ بجائے اس کے کہ ان سے کچھ فائدہ حاصل کریں آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ پس جبکہ مومن اور کافر سعید اور شقی میں یہ فرق ہے تو کیا یہ تعجب نہ ہوگا۔ کہ ایک آواز جو بار بار آتی ہو۔ اور دن میں کئی کئی دفعہ کان میں پڑتی ہو۔ یعنی اذان۔ اس کی طرف غور نہ کیا جائے۔ اور باوجود مومن ہونے کا دعویٰ کرنے کے نہ کیا جائے

اذان

ایک مسلمان کے لئے اذان کی آواز کوئی عجیب چیز نہیں۔ کہ کبھی کبھی اس کے کان میں پڑتی ہو بلکہ یہ وہ آواز ہے جسے ہر روز وہ پانچ وقت سنتا ہے یہ معمولی آواز نہیں۔ بلکہ ان آوازوں میں سے ہے جن کا وہ انتظار کرتا ہے اور جیسے وہ جانتا ہے۔ کہ برکت اور رحمت کی طرف بلانے والی ہے۔ بعض اوقات وہ جانتا ہے کہ یہ آواز مجھ سے چھوٹے وجود سے نکل رہی ہے اور بے شک یہ آواز انسان کے حلق سے نکل رہی ہوتی ہے لیکن درحقیقت خدا ہی اسے نکالنے والا ہے۔ کیونکہ یہ اسی کی بلند کی ہوئی آواز ہے جو برکت اور رحمت اور کامیابی کی طرف بلاتی ہے لیکن باوجود اس کے سننے والا اس کے مطالب پر غور نہیں کرتا۔ حالانکہ مدعا اگر صرف نماز کے وقت کی اطلاع دینا ہوتا اور اس کا کوئی مطلب اور حقیقت نہ ہوتی۔ تو اس کے لئے ڈھول اور نرسنگا وغیرہ کافی تھے ڈھول اور نرسنگا وغیرہ کی آواز بھی اونچی ہوتی ہے۔ اور وہ عجیب شے بھی تھے مگر ان کو جو استعمال نہیں کیا گیا۔ اور ان کی جگہ اذان کو قائم کیا گیا تو اس کا یہی مطلب ہے کہ اس میں کچھ حکمت ہے مگر باوجود اس کے کہ ایک انسان اس بات کو جانتا ہے۔ اور ہر روز پانچ وقت اُسے سنتا ہے اس پر غور نہیں کرتا۔ کہ اس میں کیا حکمت ہے اس میں جو حکمت ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ اذان دینے والا خدا کی آواز کو دُہراتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ اس کے اندر یہ حکمت ہے کہ یہ تمہیں رحمت اور کامیابی کی طرف بلاتی ہے اور یہ حکمت جو برکت اور رحمت اور کامیابی کی طرف بلاتی ہے۔ ڈھول اور نرسنگے اور نفیری وغیرہ کی آواز میں نہیں ہو سکتی لیکن کتنے ہیں وہ مسلمان کہلانے والے جو اس کی حقیقت پر غور کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی تباہی کی وجہ

دیکھو یہ جو آواز اٹھتی ہے یہ کہتی ہے آؤ آؤ نماز کی طرف آؤ۔ آؤ آؤ کامیابی کی طرف آؤ۔ آؤ آؤ برکت اور رحمت کی طرف آؤ۔ پس مسلمانوں کا یہ کام ہے کہ وہ اس پر غور کریں کہ صلوٰۃ جس کا نام رحمت اور برکت ہے کیونکہ اس کے وہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں جو اس کے ایک جگہ بلانے کے بتائے جاتے ہیں۔ کیوں اس جگہ جہاں بلایا جاتا ہے جانے سے وہ نتائج پیدا ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی نہ جائے تو اس کے وہ نتائج پیدا نہیں ہوتے ہم گھر پر بھی نماز پڑھ سکتے ہیں کیوں نہیں کہا گیا۔ کہ یہ رحمتیں اور برکتیں گھر پر بھی مل سکتی ہیں۔ اور گھر پر نماز پڑھنے سے بھی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ مسجد میں آنے کے لئے کیوں بُلایا جاتا ہے۔ اس بات پر اگر مسلمان غور کرتے اور اسباب کو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔ تو یہ تباہی جس میں وہ آج پڑے ہوئے ہیں ان پر نہ آتی اور وہ برباد اور ذلیل نہ ہوتے۔

اذان کیا ہے؟ اذان خدا تعالیٰ کی آواز ہے۔ جو کامیابی کی طرف بلاتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ نماز رحمت ہے اور اس میں برکت ہے۔ آؤ اس میں شامل ہو جاؤ۔ گھروں پر نہیں مسجدوں میں لیکن دیکھو اس وقت نمازیں بھی وہی ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت تھیں۔ الفاظ بھی وہی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پڑھے جاتے تھے حرکتیں بھی وہی ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھیں۔

196

لیکن باوجود اس کے نہ وہ برکتیں ہیں۔ نہ وہ رحمتیں ہیں۔ اور نہ وہ نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پیدا ہوتے تھے کیوں نمازوں کے نتیجہ میں اب وہ کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ جو بتائی جاتی ہے۔ اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت حاصل ہوتی تھی۔ یہ ایک سوال ہے۔ جو مسلمان لفظوں سے انہیں۔ لیکن اپنی حالت سے پیدا کر رہے ہیں۔ اور اب تو یہاں تک کہہ رہے ہیں۔ کہ نماز سے کچھ حاصل ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ بات گو مونہہ سے نہ کہیں لیکن اپنے عمل سے کہہ رہے ہیں ہاں بے تکلف دوستوں کی مجلس میں کہہ بھی دیتے ہیں۔ ایک شخص جو اچھے عہدہ پر فائز ہے۔ اور مسلمانوں کے متعلق درد بھی رکھتا ہے۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کی ترقی کا راز نمازیں چھوڑنے میں پنہاں ہے۔ جب تک مسلمان نماز نہ چھوڑینگے کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کے دل کے یہ خیال ہیں جنہیں عام مجالس میں نہ کہہ سکیں۔ تو نہ کہہ سکیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ ان کے دلوں میں یہ خیال ضرور ہے۔ کہ جب تک نمازیں ترک نہیں کی جائیں۔ تب تک کوئی کامیابی مل نہیں سکتی۔ لفظوں میں تو شائد بہت ہی کم یہ کہتے ہوں۔ لیکن عملاً مسلمانوں کا بیشتر حصہ یہ سوال اٹھا رہا ہے۔ کہ کامیابیوں کے لئے نمازیں ترک کر دینی چاہئیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال نہ ہو۔ اور اس شبہ کو پیدا ہی نہ ہونے دیتے ہوں۔ لیکن عمل ان کے بھی یہی بتاتے ہیں۔ کہ نماز کو کامیابی کا گر نہیں سمجھتے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ اور ان کو یہ یقین ہوتا۔ کہ نماز ہی سب کامیابیوں کی کنجی ہے۔ تو ان کے اعمال وہ نہ ہوتے۔ جو آج ہیں۔ اور نہ آج مسجدیں اس طرح ویران نظر آتیں۔ کہ اول تو نماز پڑھنے والے ہی شاذ و نادر۔ اور جو پڑھتے ہیں وہ یقین سے خالی۔ ورنہ بھلا یہ بھی ممکن ہے کہ یہ یقین بھی ہو۔ کہ نمازیں کامیابی کا گر ہیں۔ اور نمازوں کے ذریعہ ہی برکت اور رحمت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور پھر نمازیں پڑھنے کے باوجود کامیابی حاصل نہ ہو۔ اور برکت اور رحمت نہ ملے۔ پس مسلمانوں کی تباہی کا بڑا بھاری سبب ایک تو اذان کے الفاظ کی حکمت نہ جاننے اور پھر نمازوں کے لئے مسجدوں میں نہ آنے اور نمازوں کو کامیابی کا گر نہ سمجھنے میں ہے۔

نمازوں کے لئے ڈنڈے چلتے

دیکھو لوگ دنیاوی ترقیوں کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے بعض وقت تو ان کو اس کے لئے سخت ذلت اور تکلیف بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مگر باوجود اس کے اس کے لئے کوشش کرتے چلے جاتے ہیں۔ مسلمان بھی ان میں شامل ہیں۔ اور اسی قسم کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جو پانچ پانچ روپوں کی ترقی کے لئے افسروں اور حاکموں کی منتیں اور خوشامدیں کرتے ہوئے مسلمان نظر آتے ہیں۔ اور ان کے دروازوں پر گرے رہتے ہیں۔ اور اس قسم کی چھوٹی چھوٹی ترقیوں کے لئے بعض وقت بڑی بڑی رقمیں بھی خرچ کر دیتے ہیں۔ انہیں اگر یقین ہوتا کہ مسجدوں میں نمازوں کے لئے جانے سے حقیقی ترقی اور کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نماز کے ذریعہ ہم کو اس سے بڑھ کر ترقیاں مل سکتی ہیں۔ اور نمازوں کے معاوضہ میں جو کچھ مل سکتا ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو لوگوں کے دروازوں پر گرنے سے ملتا ہے تو یہ خطابوں کے حاصل کرنے والے۔ یہ عہدوں کی تلاش کرنے والے۔ یہ ترقیوں کی جستجو کرنے والے۔ یہ کامیابیوں کی خواہش رکھنے والے مسجدوں میں ہی پڑے رہتے۔ اگر وہ جانتے۔ کہ ہمیں مسجدوں میں وہ سب کچھ بلکہ اس سے بھی زیادہ مل سکتا ہے۔ جو لوگوں کے دروازوں سے ملتا ہے۔ اگر وہ جانتے۔ کہ نماز کے ذریعہ اس سے بہت زیادہ برکت اور عزت مل سکتی ہے۔ جو دوسروں کی منت خوشامد کرنے سے میسر آ سکتی ہے۔ تو بجائے اس کے کہ نماز کے لئے لوگوں کو تلاش کیا جاتا۔ شاید نماز کے وقت جگہ حاصل کرنے کے لئے ڈنڈے چل جاتے۔ لوگ آتے اور کہتے ہمیں بھی تھوڑی سی جگہ دو۔ ہمیں بھی خدا تعالےٰ سے کچھ لے لینے دو۔ پھر کیا مسجدیں ویران نظر آتیں۔ اور مسلمانوں پر یہ تباہی اور بربادی آتی۔ جو آج آ رہی ہے۔ ہرگز نہیں۔

ایک اہم مگر قابل غور سوال

مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ترقی اور کامیابی چاہتا ہے۔ تو لوگوں کے دروازوں پر جاتا ہے ان کی منت و خوشامد کرتا ہے۔ اور اگر نہیں آتا۔ تو خدا تعالےٰ کے دروازہ پر نہیں آتا۔ جو سب کامیابیوں اور ترقیوں کا دینے والا ہے۔ وہ مدرسہ کی طرف تو جاتا ہے۔ لیکن اگر نہیں جاتا۔ تو مسجد کی طرف نہیں جاتا۔ جس میں جانا تمام ترقیوں کو حاصل کرنا ہے۔ وہ بڑے صبر سے لوگوں کے دروازوں پر جاتا ہے۔ اور ایک کتے کی طرح صابر ہو کر بیٹھا رہتا ہے۔ بڑی تیزی سے اس کا قدم ان لوگوں کے گھروں کی طرف اٹھتا ہے۔ جن کے متعلق سمجھتا ہے۔ کہ وہ کچھ دے سکتے ہیں۔ لیکن نہیں اگر اس کا قدم اٹھتا تو مسجد کی طرف نہیں اٹھتا۔ وہ اذان کو دھوکہ اور نماز کو فریب سمجھتا ہے۔ وہ مونہہ سے تو کہتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رحمت تھے لیکن عمل سے وہ بتاتا ہے۔ کہ رحمت نہیں تھے۔ اور (نعوذ باللہ) دھوکہ دینے والے انسان تھے پس یہ سوال اکثر مسلمانوں کے عمل سے پیدا ہو رہا ہے۔ اور بڑے زور سے پیدا ہو رہا ہے۔ اگر نماز کی یہی کیفیت ہے جو مسلمانوں نے آج سمجھ رکھی ہے۔ اور جس کے مطابق انہوں نے اپنے عملوں کو بنایا ہوا ہے۔ تو پھر اس کا کیا فائدہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پھر یہ بات بھی پیدا ہو گی۔ کہ کیا نماز میں کوئی رحمت ہے کوئی برکت ہے۔ جو اس کے ذریعہ میسر آتی ہے۔ کوئی ایسی حکمتیں اس میں ہیں۔ جن کے جاننے سے ترقیاں ملتی ہیں۔ اور ناواقفی سے ان کے پانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اگر نماز فی الواقعہ رحمت ہے۔ اگر فی الواقعہ اس میں کوئی برکت ہے۔ اگر فی الواقعہ اس میں کوئی ایسی حکمتیں ہیں۔ کہ جن کے جاننے سے ہم ترقیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ہم ان سے واقف نہیں۔ یا ہم غفلت کے سبب ان کے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ تو ہمیں پھر اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ تا ہم ان کو جان سکیں۔ اور پھر عمل کر کے نتائج حاصل کر سکیں۔ غرض یہ ایک سوال ہے۔ جو مسلمانوں کے عمل سے پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس وقت ضرورت ہے۔ کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ اور اس پر غور کیا جائے۔ کہ کیا یہ بات جھوٹ ہے۔ کہ نماز سب ترقیوں اور برکتوں کی منبع ہے۔ یا پھر ہمارا عمل جھوٹا ہے اگر عمل جھوٹا ہے۔ اور نماز میں برکت اور فائدہ ہے۔ تو ہمیں اس فائدہ کو لینا چاہیئے۔ اور اگر نمازوں میں کوئی فائدہ نہیں۔ اور ان کے ذریعہ کوئی برکت اور کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تو پھر اس کو چھوڑ دینا چاہیئے میں سمجھتا ہوں۔ اگر کوئی شخص سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور کریگا۔ اور اچھی طرح اس پر خیال کریگا۔ تو وہ سمجھ لے گا۔ کہ اس کی حکمت کو ہی نہیں سمجھا گیا۔ ورنہ اس میں بہت بڑے فائدے ہیں۔

بغیر حکمت سمجھے کوئی کام فائدہ نہیں دیتا

ہر بات کی حکمت کا سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ اور جب تک کسی بات یا کسی کام کی حکمت نہ سمجھی جائے۔ وہ فائدہ نہیں دیتا۔ اگر کوئی شخص نوکری کرتا ہے۔ اور اس نوکری کی حکمت نہیں جانتا۔ تو وہ نوکری اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اسی طرح علاج ہے۔ علاج بھی بغیر حکمت جانے نہیں ہو سکتا اگر ایک شخص کھیتی باڑی کرتا ہے۔ اور بغیر اس کی حکمت جانے کے کرتا ہے۔ تو وہ کھیتی باڑی اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی اسی طرح ہر کام کے متعلق ہے۔ کہ جب تک اس کی حکمت کو نہ سمجھا جائے وہ فائدہ نہیں دیتا۔ نماز کی بھی چونکہ حکمت نہیں سمجھی گئی۔ اس لئے نماز بھی آج کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسا ہی اذان اور مسجد میں آکر نماز پڑھنے کا حال ہے۔ اگر ان سب کی حکمت سمجھی جاتی۔ تو آج یہ حالت ہی نہ پیدا ہوتی۔ کہ لوگ اس کے بغیر کامیابیوں اور ترقیوں کا پانا ممکن سمجھ لیتے۔ غرض لوگ نماز کو محض اس کی حکمت کے نہ سمجھنے سے کامیابیوں کے راستے میں روک بتا رہے ہیں اور اس میں کوئی خیر و برکت نہیں پاتے۔ لیکن میں آج اس سوال کو پیش کرتا ہوں مسلمانوں کو چاہیئے اس پر غور کریں۔ اور سوچیں کہ کیا فی الواقعہ اس میں کوئی برکت اور رحمت نہیں۔ اور اس کے ذریعہ کوئی کامیابی نہیں مل سکتی۔ یا یہ کہ یہ تو فی الواقعہ برکت اور رحمت اپنے اندر رکھتی ہے اور اس کے ذریعہ کامیابی میسر آ سکتی ہے۔ لیکن ہم ہی نہیں سمجھ سکے۔ کہ اس میں کیا حکمتیں ہیں*

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ سے خطاب

یہ سوال غیروں کے لئے ہی نہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے بھی ہے۔ خواہ ان کو نمازوں میں لذت اور سرور آتا ہو اور خواہ وہ ان برکات اور رحمتوں کو پا ہی رہے ہوں جو اس کے ذریعے مل سکتی ہیں۔ وہ بھی غور کریں کہ نماز جو کہ کامیابیوں کی جڑھ ہے۔ اور جس سے تمام بلائیں اور مشکلیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور تمام فتنے اور فساد رک جاتے ہیں۔ آج کیوں اثر نہیں ہو رہی۔ اور کیوں آج اس کے وہ نتائج نہیں پیدا ہو رہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پیدا ہوتے تھے۔ اور ان نتائج کے پیدا ہونے کے راستہ میں کیا روکیں ہیں اور وہ روکیں کیونکر دور ہو سکتی ہیں۔ پس یہ سوال جماعت احمدیہ کے لئے بھی ہے وہ بھی اس پر غور کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا طریق

میں جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پڑھا کرتا تھا۔ تو پڑھتے ہوئے کئی مقام ایسے آجاتے کہ میں کچھ دریافت کرنا چاہتا مگر آپ فرماتے کہ "میاں چلو آگے چلو آپ ہی سمجھ لینا"۔ آپ رضی کی اس بات کا یہ مطلب ہوتا کہ انسان اپنے آپ غور کرنے سے جو بات حاصل کر سکتا ہے وہ دوسرے کے بتانے سے حاصل نہیں کر سکتا۔ میں نے اس طریق سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اس وقت میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے طریق کے مطابق آج کہتا ہوں۔ کہ آپ ہی اس پر غور کرو اور سوچو۔ خود سوچنے اور غور کرنے سے تمہیں بہت سی باتیں حاصل ہونگی۔ جو صحیح نتائج پر پہنچانے والی ہونگی۔ اور اس بات کی حقیقت کو کھول دینگی کہ کیوں نماز سے فائدے حاصل نہیں ہوتے جو اس کے بتائے گئے ہیں۔ اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ظاہر ہوتے تھے۔ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ اپنے خیالات اس کے متعلق ظاہر کرونگا۔ لیکن اسی قدر جس قدر کہ خطبہ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ خطبہ بہت لمبا نہیں کیا جا سکتا اس کی ایک وجہ وقت کی قلت بھی ہے۔ اور کچھ جمعہ میں شامل ہونے والے لوگوں کا لحاظ بھی۔ پس وقت کے لحاظ سے جس قدر کہا جا سکیگا انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ کے دن کہونگا۔ خطبہ میں انسان پوری باتیں بیان نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں بعض ضروری ضروری باتیں اس کے متعلق بیان کرونگا لیکن آپ کو بھی چاہئیے کہ اپنے طور پر اس پر ضرور غور کریں ؎

اور سوچیں کہ نماز کے فوائد حاصل ہونے کی وجہ کیا ہے۔

دعا

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنا کلام سمجھنے کی توفیق دے۔ اور فہم عطا فرمائے تا ہم اسکی باتوں اور اسکی منشاء کو سمجھنے والے ہوں پھر ہمیں یہ توفیق بھی دے کہ ہم اسکے کلام کے مطابق اپنے عملوں کو بنا سکیں تا ہمیں وہ فوائد مل سکیں جو اس کے کلام کو صحیح طور پر سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے مل سکتے ہیں۔ آمین +

برکت ولعنت

(۱)

خدا تعالیٰ نے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ فرمایا۔ انی جاعلک للناس اماما انہوں نے عرض کیا۔ ومن ذریتی۔ اے میرے رب میری اولاد کو بھی شرف نبوت عطا ہو۔ باری تعالےٰ نے فرمایا۔ لا ینال عہدی الظالمین کہ بے شک تیری اولاد میں سے نیکو کاروں کو میں اس سے سرفراز کروں گا۔ لیکن ان میں سے ظالم اس عہد سے برکت نہ پا سکیں گے۔ تورات میں اس عہد کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

"میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا۔ اور تجھ کو مبارک اور تیرا نام بڑا کرونگا۔ اور تو ایک برکت ہوگا۔ اور ان کو جو تجھ کو برکت دیتے ہیں۔ برکت دونگا۔ اور اسکو جو تجھ پر لعنت کرتا ہے۔ لعنت کرونگا۔ اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پائیں گے"۔ (پیدائش $\frac{۱۲}{۲ و ۳}$)

"میں اپنے اور تیرے درمیان عہد کرتا ہوں کہ میں تجھے نہایت بڑھاؤنگا۔ تب ابرام منہ کے بل گرا۔ اور خدا اس سے ہمکلام ہو کر بولا۔ کہ دیکھ میں جو ہوں۔ میرا عہد تیرے ساتھ ہے۔ اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا۔ اور تیرا نام پھر ابرام نہ کہلایا جائیگا۔ بلکہ تیرا نام ابراہام ہوگا۔ کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھیرایا۔ اور میں تجھے بہت برومند کرتا ہوں۔ اور قومیں تجھ سے پیدا ہونگی۔ اور بادشاہ تجھ سے نکلینگے۔ اور میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ان کی پشت در پشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں۔ کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہونگا۔" پیدائش $\frac{۱۷}{۲ تا ۷}$۔

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے اس عہد کو پورا فرمایا۔ بنی اسرائیل سے بھی اور بنی اسماعیل سے بھی۔ بنی اسرائیل باوجودیکہ قدم قدم پر خدا کی نافرمانی کرتے رہے۔ اور عہد کو بھولتے رہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو فراموش نہ کیا۔ اور ہر مشکل کے وقت ان کو اس سے نجات دی۔

مصر میں ایک لمبا عرصہ ذلیل وخوار رہنے کے بعد خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ ان کو فرعون کی غلامی سے نجات بخشی۔ اور فرمایا۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید (ابراہیم) کہ اے بنی اسرائیل اگر تم خدا کی اس نعمت کا شکر کرو گے تو اللہ تم پر مزید فضل فرمائیگا۔ لیکن اگر تم نے انکار کر دیا۔ اور کفران نعمت و ناسپاسی کے مرتکب ہوئے۔ تو یاد رکھو میرا شدید قہر تم پر بھڑکے گا۔ پھر دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرماتے ہوئے اگر ایک طرف تو ان میں موسیٰؑ جیسا عظیم الشان پیغامبر بھیجا۔ اور انہیں شریعت عطا فرمائی۔ تو دوسری طرف ارض کنعان بھی دینے کا وعدہ فرمایا۔ لیکن افسوس کہ ان لوگوں نے خدائی نعمت کی قدر نہ کی۔ اور حضرت موسیٰؑ سے برملا کہہ دیا۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ دشت سینا میں خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا۔ بنی اسرائیل کو پاک صاف کر اور ان کے کپڑے دھلوا۔

"دیکھ میں اندھیری بدلی میں تجھ پاس آتا ہوں۔ تا کہ لوگ جب میں تجھ سے باتیں کروں سنیں"۔ (خروج $\frac{۱۹}{۹}$)

مگر جب بجلی کڑکی اور قرنا کی آواز بلند ہوئی۔ تو ان شقی لوگوں نے خدا کی جاں بخش آواز سننے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "اور سب لوگوں نے دیکھا۔ کہ بادل گرجے بجلیاں چمکیں۔ قرنا کی آواز ہوئی۔ پہاڑوں سے دھواں اٹھا۔ اور سب لوگوں نے جب یہ دیکھا۔ تو وے ہٹے اور دور جا کھڑے ہوئے۔ تب انہوں نے موسیٰؑ سے کہا۔ کہ تو ہی ہم سے بول۔ اور ہم سنیں۔ لیکن خدا ہم سے نہ بولے۔ کہیں ہم مر نہ جائیں"۔ (خروج $\frac{۲۰}{۱۸ و ۱۹}$)

حضرت موسیٰؑ چالیس دن کوہ طور پر رہے۔ ان لوگوں نے خدائے واحد کی پرستش چھوڑ کر بچھڑے کو معبود بنا لیا۔ تب خدا نے فرمایا۔ کہ "خداوند خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کریگا۔ تم اس کی طرف کان دھریو۔ ان سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے جواب میں مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہ ہو۔ کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنوں اور ایسی شدت کی آگ میں پھر دیکھوں۔ تا کہ میں مر نہ جاؤں۔" اور خداوند نے مجھے کہا۔ کہ انہوں نے جو کچھ کہا۔ سو اچھا کہا۔ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔" (استثناء $\frac{۱۸}{۱۵ تا ۱۸}$)

یعنی اب آخری شریعت تم میں نہیں آئیگی۔ بلکہ تمہارے بھائی بنی اسماعیل میں سے وہ نبی آخر الزمان پیدا ہوگا جس کے ہاتھ میں وہ "آتشیں شریعت" ہوگی۔

خداوند تعالیٰ نے تورات کے جملہ احکام دیکر فرمایا تھا۔ "دیکھ آج میں لعنت و برکت تیرے آگے رکھتا ہوں۔ ...... دیکھ۔ میں نے آج کے دن زندگی اور موت بھلائی اور برائی کو تیرے آگے رکھا ہے۔" (استثناء باب ۳۵)

بنی اسرائیل نے برکت کے بدلے لعنت۔ زندگی کے بدلے موت۔ سعادت کے عوض شقاوت لی۔ اور خدائی غضب کو بھڑکا لیا۔

(۲)

"وہ نبی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کا ذکر یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورٰۃ والانجیل اہل کتاب تورات و انجیل میں پاتے تھے۔ اپنی پوری شان سے جلوہ نما ہوا۔ پھر اس عظیم الشان مقدس نبی کے عظیم الشان خادم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا۔ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن ہوشیارپور میں دنیا کے شور و ہنگامہ سے علیحدہ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور اسلام کی اشاعت اور حفاظت کے سامان عطا کرنے کے لئے گڑگڑاتے رہے۔ آخر خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے یہ خوشخبری سنائی۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید

تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں۔ کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس کے بعد مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی ہے۔ کہ تجھے ایک عظیم الشان بیٹا دیا جائیگا۔ جو حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

استثنا $\frac{18}{15}$ میں حضرت موسیٰ ؑ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اللہ نے فرمایا تھا۔ "اس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے جواب میں مجمع کے دن مانگا۔"

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے بھی یہی فرمایا۔ کہ "اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔" یہود نا مسعود نے انکار کر کے کھو دیا۔ مگر احمدی قوم نے شکر کر کے پا لیا۔

(۳)

اے بھنسا کنانی اربعہ اور اے اقوام عالم آج خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ برکت اور لعنت کو تمہارے سامنے رکھ دیا ہے زندگی اور موت کو تمہارے آگے رکھ دیا ہے۔ شقاوت و سعادت تمہارے سامنے ہے۔ جسے چاہو قبول کرلو۔ چاہو تو آسمانی منادی کرنے والے کی آواز پر لبیک کہہ کر زندگی و سعادت حاصل کرلو۔ اور چاہو۔ تو اس کا انکار کر کے لعنت اور موت خرید لو۔ تم سے پہلے ایک قوم یہود نے ایسی خدائی نعمت کو ٹھکرا دیا۔ اس کے پاک انبیاء کی توہین کی۔ اس کا انجام تمہارے سامنے ہے۔ ایک دوسری قوم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے سردار دو جہاں صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہ صرف قبول کیا۔ بلکہ تن۔ من۔ دھن آپ کے ارشاد پر خدا کے لئے قربان کر دیا۔ اس کا انجام بھی تمہارے سامنے ہے۔ اذا الجحیم سعرت کے مطابق آگ کی جہنم بھڑک رہی ہے۔ اور اذا الجنۃ ازلفت کے مطابق خدائی جنت اپنی تمام آرائش و زیبائش کے ساتھ موجود ہے۔ انتخاب کرنا تمہارا کام ہے۔ چاہو تو ایمان لا کر خدا کی ابدی جنت میں گھر بنا لو۔ اور چاہو۔ تو انکار کر کے اسکی ناراضگی خرید لو۔ ایمان لاؤ گے۔ تو سلامتی کا شہزادہ اپنی آغوشِ عاطفت میں لینے کے لئے کھڑا ہے۔

(نور الحق انور دارالرحمت قادیان)

تاریخ احمدیت کے متعلق نہایت اہم اور ضروری امور

مکرم پیر صلاح الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ کی خدمت میں کچھ سوالات ارسال کئے ہیں تاکہ ان کے جوابات کی روشنی میں وہ صحابہ کرام کے حالات شائع کر سکیں۔ میں اس وقت صحابہؓ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس معاملہ میں زیادہ سے زیادہ تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں اس وقت وہ خود بھی اپنی قدر نہیں جانتے جو مستقبل میں ہوگی۔ نہ ہی ہمعصر ہونے کی وجہ سے دوسرے لوگ کماحقہ قدر سمجھتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہے۔ اور تو اور انبیاء کرام کے متعلق بھی ہمعصر لوگ تو بالعموم عدم ایمان کی وجہ سے ماھذا الا بشر مثلنا ہی کہتے ہیں۔ اور مومنین کو اس بات کا وہم بھی نہیں ہوتا کہ وہ پاکباز ہستی جس کے منہ سے وہ ہر روز تازہ بتازہ الٰہی کلام سنتے ہیں۔ ان سے جدا ہو جائیگا لیکن جب ہی کا وصال ہو جاتا ہے۔ تو مفارقت کے احساس سے خاص قدر پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان کی بعثت اس وقت ہوگی جب اسلام اسمی اور رسمی رہ جائے گا۔ لوگوں کے دلوں سے ایمان کا فور ہو جائے گا مساجد ویران ہوں گی علماء بدترین خلائق ہونگے۔ وہ نازل ہو کر ایمان کو دوبارہ قائم کرینگے اور قرآن مجید میں مذکور ہے کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ میں (واخرین منھم لما یلحقوا بھم) دور اول میں صحابہ کرام نے جس قدر حیرت انگیز تغیر اپنی زندگیوں میں پیدا کیا۔ ہمیں دور ثانی کے صحابہ کرامؓ کے حالات مدون کر کے دنیا کو بتانا چاہئے کہ یہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کے مثیل ہیں اور بجا طور پر مثیل ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں جا بجا صحابہؓ کے اوصاف حسنہ بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار (النور) سورۃ الحشر میں ان کے پاک اوصاف کے تذکرہ کے بعد ان لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ جو کہ السابقون کے بعد مسلمان ہوئے اور فرمایا والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان کہ بعد میں آنے والے پہلے اسلام قبول کرنے والوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اگر صحابہؓ کرام کے حالات ہی بعد میں آنے والوں کے سامنے نہ ہونگے جن کے مطالعہ سے ان کے دل متاثر ہوں اور وہ سمجھیں کہ واقعی ان لوگوں نے ابتدا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر کے بہت بڑی قربانی کی اور اپنے اندر عظیم الشان تغیر پیدا کیا اور ہم تک پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی تو وہ خاص طور پر دعا کرنے کے لئے کیسے آمادہ ہو سکتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے۔ الدال علی الخیر کفاعلہ کو نیکی کا کام بتانے والے کو بھی کام کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔ صحابہؓ کرام اگر اپنے حالات لکھ دیں تو ان کے لئے ایک ایسا لٹریچر جمع ہو جائے گا کہ آئندہ نسلیں ان کے مطالعہ سے جب بھی نیک اثرات قبول کرینگی ان کو بھی ثواب ملتا رہیگا۔ جن صحابہؓ کو مکرم پیر صلاح الدین صاحب کی طرف سے سوالات نہ پہنچے ہوں وہ مجھ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جو مقامی صحابہ کسی معذوری کی وجہ سے خود حالات نہ لکھ سکتے ہوں مجھے مطلع فرمائیں میں خود ان سے ملکر قلمبند کر لینے کی کوشش کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نیز خاکسار نے تین قسم کا مواد جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ ایسے مواد کے فراہم کرنے کا یہی وقت ہے۔ اس کی فراہمی کے بعد جسے توفیق ملے اسے مدون کر سکتا ہے (۱) مندرجہ ذیل حضرات کے مفصل سوانح جمع کرنا چاہتا ہوں۔ جو دوست اس معاملہ میں علمی مدد کر سکیں کریں اگر کسی کو کسی ایک بات کا ہی علم ہو۔ تو اسے کم نہ سمجھیں بلکہ اس کی اطلاع بخشیں۔ اگر کوئی دوست جانتے ہوں کہ فلاں جگہ سے یا فلاں شخص سے بعض امور دریافت ہو سکتے ہیں تو ایسی اطلاع بھی باعث شکریہ ہوگی۔ احباب کو علم ہی ہے کہ جب غیبت کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر مکروہ قرار دیا ہے۔ کہ مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تعبیر کیا ہے۔ تو نیک لوگوں کے سوانح بیان کرنا اسی نسبت سے کتنا موجب ثواب ہوگا۔ ان حضرات کے نام یہ ہیں (۱) حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مزید حالات جو قلم بند نہ ہوئے ہوں۔ (۲) حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب و مولوی نعمت اللہ خان صاحب و دیگر شہداء کرام (جن میں مولوی عبید اللہ صاحب مبلغ ماریشس شہزادہ عبدالمجید صاحب مجاہد ایران۔ مولوی محمد رفیق کالولاں کے ساتھی مجاہدین ترکستان۔ مولوی ولیداد خان صاحب بھی شامل ہیں) مجھے صوبہ سرحد کے احباب سے خاص طور پر تعاون کی توقع ہے۔ (۳) حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی (۴) حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی (۵) حضرت حافظ روشن علی صاحب (۶) حضرت قاضی امیر حسین صاحب (۷) حضرت نواب محمد علی خان صاحب (۸) حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ (۹) حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے حالات مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر مدون کر رہے ہیں)

(۲) دوسرا مواد ان مظالم کے متعلق ہے۔ جو قبول احمدیت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے اس وقت تک احمدیوں کو برداشت کرنے پڑے۔

(۳) تیسرا مواد ان مکذبین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انجام کے متعلق ہے جن کا ذکر احمدیہ لٹریچر میں اس وقت تک موجود نہیں۔ مثلاً جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہانت کرنی چاہی مگر خدا تعالےٰ نے اسی رنگ میں ان سے انتقام لیا وغیرہ

قادیان کے جو دوست اس ضمن میں خود لکھ کر نہ دے سکتے ہوں مجھے مطلع فرمائیں تا میں خود ان سے حالات سن کر ضبط تحریر۔۔

[illegible] قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں یوم پیشوایان مذاہب کے جلسے

موضع پتنیر

۲۰ر مئی ۱۹۴۵ء بروز اتوار کیرنگ سے دو میل کے فاصلہ پر موضع پتنیر میں زیر صدارت موضع کے رئیس بابو بنشی دھر منگراج صاحب پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد ہوا۔ جناب منشی فیاض الدین خان صاحب وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کی آیات پڑھ کر مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی خوبیاں بیان کیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیاء ثابت کیا۔ اور آخر میں حضرت کلنکی اوتار کرشن قادیانی کی آمد پر دلچسپ تقریر کی۔ اور کچھ حصہ ایک تبلیغی ٹریکٹ کا پڑھ کر سنایا۔ سامعین بہت خوش ہوئے منشی گلاب الدین خان صاحب نے کلنکی اوتار کی آمد پر تقریر کی اور تبلیغی ٹریکٹ پڑھ کر اڑیہ زبان میں سامعین کو سنائے۔ آخر میں صاحب صدر نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

موضع کو مبھیلو

۲۰ر مئی ۱۹۴۵ء کو زیر صدارت موضع کے نمبردار بابو جگناتھ جینا صاحب پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد ہوا۔ دادر خان صاحب دلائی نے تلاوت قرآن کریم کی۔ منشی گلاب الدین خان صاحب نے مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی خوبیاں بیان کر کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ شان بیان کی۔ فیاض الدین خان صاحب نے زمانہ کے حالات کو پیش کرتے ہوئے حضرت کرشن رودر گوپال کی دوبارہ آمد پر نہایت پر اثر تقریر کی۔ سامعین بڑی خوشی سے سنتے رہے۔ جب جلسہ ختم ہوا۔ تو صدر مجلس اور دیگر معزز ہندوؤں نے اسلام احمدیت کی تعریف کی۔

خاکسار ناظر خان سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کیرنگ اڑیسہ

گوجرانوالہ

۲۰ر مئی ۱۹۴۵ء۔ وسیع پیمانہ پر یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ شہر میں بذریعہ لاؤڈ سپیکر ممبران خدام الاحمدیہ نے منادی کی۔ جلسہ دس بجے شام خالصہ پرائمری سکول متصل گھنٹہ گھر زیر صدارت سردار جسونت سنگھ صاحب پروفیسر خالصہ کالج گوجرانوالہ شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ سیرت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی نے سیرت حضرت سری کرشن جی مہاراج پر پنڈت

بہاری لال صاحب وشید نے سیرت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بالوضاحت تقاریر کیں۔ صاحب صدر نے صدارتی ریمارکس میں قوموں میں باہمی اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے۔ بیان کیا۔ گیانی عباد اللہ صاحب کی تقریر سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔ گیانی صاحب نے موجودہ مشکلات کا حل پیش کرتے ہوئے یہ دلائل ثابت کیا کہ آج دنیا کی قوموں کو طرح طرح کے مصائب و آلام سے اسی صورت میں نجات مل سکتی ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر غور کریں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عملی زندگی کو اپنے لئے شعل راہ بنائیں۔ اس جلسہ میں محمد اسمٰعیل صاحب اختر۔ مسٹر بشیر احمد صاحب اختر اور سردار درشن سنگھ صاحب نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ جلسہ میں ہر مذہب و ملت کے بھائی بکثرت شامل ہوئے۔ گیانی صاحب کی عالمانہ تقریر سے متاثر ہو کر مقامی غیر مسلموں نے خواہش ظاہر کی کہ گیانی صاحب ہمیں اپنے خیالات سے مستفید ہونے کا اور بھی موقع دیں۔ گیانی صاحب نے ان کی اس خواہش کو قبول کرتے ہوئے ۲۱ر مئی ۹½ بجے رات متصل سنگھ سبھا حضرت گرو بابا نانک صاحب اور باہمی اتحاد کے موضوع پر پُر از معلومات مؤثر تقریر کی جلسہ کی صدارت کے فرائض خاکسار نے ادا کئے گیانی صاحب کی اس اتحاد پرور تقریر کی منادی بذریعہ لاؤڈ سپیکر کرائی گئی۔ اور جلسہ گاہ میں بھی لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ اس تقریر کو سننے کے لئے اہالیان شہر جوق در جوق شامل ہوئے گیانی صاحب کا لیکچر سن کر حاضرین بہت خوش ہوئے اور کئی ایک باہر سے آنے والے غیر مسلموں نے گیانی صاحب کا پتہ نوٹ کیا۔ تا ان کو بلایا جائے اسی طرح سناتن دھرمی دوستوں کی خواہش پر گیانی صاحب نے ۲۲ مئی ۸ بجے صبح مندر دادو سنگھیاں میں سری کرشن جی مہاراج کے حالات زندگی پر قریباً ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔ سامعین کافی تعداد میں غیر مسلم مرد و زن شامل تھے آپ نے سری کرشن جی مہاراج کے حالات مؤثر پیرائے میں بیان کئے۔ آخر میں پنڈت بہاری لال صاحب نے جو مندر میں ہر روز دیا کھان کرتے ہیں۔ کہا کہ اگر گیانی صاحب جیسے لیکچرار ہوں تو بہت جلد ہم وہ باہمی اختلافات دور ہو سکتے ہیں۔ اور کہا کہ اگر کرشن جی کچھ اور مچھ کے روپ میں آ سکتے ہیں۔ تو مسلمان کے روپ میں بھی آ سکتے ہیں۔ آ خر فرمایا جبکہ کئی کروڑ انسان حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مان رہے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ پرماتما کی شکتی ان میں کام کرتی تھی۔ وہ سچے اور پونر رشی تھے۔ جو سنسار کی ہدایت کے لئے آئے۔

خاکسار :۔ حکیم دین محمد صوفی سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ

ایک احمدی کا اقرار

(۱) تحریک جدید کے وہ مجاہد جو اپنے وعدے ۳۰ر اپریل تک مرکز میں پہنچا چکے ہیں۔ ان کی ایک فہرست ۲۵ر مئی کے اخبار میں شائع ہو گئی ہے۔ اور بقیہ فہرست انشاء اللہ اس ہفتہ میں شائع ہو جائے گی۔ وہ مجاہد جن کے وعدے ۳۱ر مئی تک پورے ہونگے۔ ان کے نام بھی حضرت اقدس کے حضور پیش کر کے جون کے پہلے عشرہ میں شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انشاء اللہ

مگر ان احباب سے جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے ترجمۃ القرآن اور تحریک جدید کے پورے نہیں کئے۔ خواہ کسی کا سالم وعدہ قابل ادا ہے یا کوئی قسط رہتی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اس نوٹ کے پڑھتے ہی براہ راست ارسال کر دیں۔ یا اپنے سکرٹری مال کو ادا کر کے اس دفتر کو اطلاع دیں تا ان کا نام دعا کے لئے پیش کر دیا جائے۔

یاد رہے کہ " اللہ تعالیٰ نے جہاد سب پر فرض کیا ہے۔ اور جہاد بتا دیتا ہے کہ اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے دوستوں اور اپنے ساتھیوں کے مقابلہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کتنی ہے۔ جہاد ہی ہے جو یہ بات روشن کر دیتا ہے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین کو مومن ترجیح دیتے ہیں۔ یا اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو"

(۲) وہ احمدی جن نے کبھی تحریک جدید کے جہاد میں کسی نہ کسی وجہ سے حصہ نہیں لیا۔ حالانکہ ہر احمدی کا اپنے امام کے ہاتھ پر اقرار ہے کہ " خدا کے دین کی خدمت کے لئے جس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہو گی۔ ان تمام قربانیوں میں حصہ لونگا۔ اس کے تمام احکام کو قبول کروں گا۔ اسلام کے احیاء کے لئے کوشاں رہوں گا۔ اور اپنی اور اپنے تمام رشتہ داروں کی زندگی اسلام کی ترقی کے لئے لگا دوں گا۔ اب آپ غور کریں کہ کیا واقعہ میں ہم میں سے ہر شخص اس امانت کو ادا کر رہا ہے " سیدنا حضرت مصلح موعود ہر احمدی سے اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کیلئے مالی قربانیوں کا مطالبہ فرماتے ہیں۔ اور آپ کا اقرار ہے۔ اسلئے آپ اپنے اقرار کو پورا کرنے کے لئے تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں اپنی ایک ماہ کی آمد دیکر شمولیت کی سعادت حاصل کریں۔ اور پھر اسے ہر سال بڑھاتے جائیں۔ تا آپ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کے سپاہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (نوٹ) ہر جماعت کے کارکنان ان احباب کے وعدوں کی فہرستیں بنا کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش فرما دیں۔ جنہوں نے کسی نہ کسی وجہ سے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ براہ راست بھی وعدہ پیش کرنے کی عام اجازت ہے (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

وصیتیں

(نوٹ) وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۷۹ :۔ مکہ شبیر احمد ولد حافظ عبد العزیز صاحب چوہان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ چھاؤنی حال وارد لکھنؤ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد قریباً /۱۱۲ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری آئندہ پیدا کردہ جائداد اور میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد :۔ شبیر احمد بی اے۔ گواہ شد :۔ احمد حسن لکھنؤ۔

گواہ شد :۔ شیخ خیر الدین احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لکھنؤ

گواہ شد :۔ منیر احمد خوشنویس

نمبر ۸۰۴۰ :۔ مکہ رحمت اللہ ولد شاہ دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن رائے پور P.O خانیوال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائیداد میری کوئی نہیں ماہوار آمد /۲۸ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔ اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد رحمت اللہ۔ گواہ شد چوہدری نظام الدین۔ گواہ شد :۔ علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

198

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سیٹیں ریزرو کرانے کے قواعد وضوابط

برتھس (ریل میں سونے کے برتھ) اور سیٹیں فسٹ اور سیکنڈ کلاس کے ڈبوں میں صرف ٹکٹ پیش کرنے پر ریزرو کرائے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹکٹ پندرہ دن پیشتر خریدے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مفصل قواعد وضوابط این ڈبلیو ریلوے ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل میں موجود ہیں۔ اس غرض سے کہ سیٹیں وغیرہ ریزرو کرانے میں حیلہ سازی سے کام نہ لیا جا سکے اور برتھوں اور سیٹوں کی ریزرویشن میں ان کی تقسیم کو مناسب طور پر چیک کیا جا سکے۔ یکم جون ۱۹۴۵ء سے برتھ اور سیٹیں صرف تحریری درخواستوں کے ذریعہ جو مقررہ فارم پر ہوں گی۔ ریزرو کی جائیں گی۔ کورے درخواست فارم پبلک کو دینے کیلئے خاص خاص سٹیشنوں کے ریزرویشن دفاتر میں موجود رہیں گے۔ اور وہاں سے مل سکیں گے۔

اگر ریزرویشن کے لئے درخواستیں دیدی گئی ہوں۔ خواہ جگہ نہ بھی ہو اور اس بنا پر انکار کر دیا گیا ہو تو بھی اس عمل سے تقسیم کی جانچ پڑتال میں ریلوے کو مدد ملے گی۔

(۲) جو بیرونی مقامات سے ریزرو کرانا چاہیں۔ ان کو اپنے ٹکٹ اور درخواستیں قریب ترین اسٹیشن ماسٹر کے پاس پہنچانی چاہئیں۔ اور اس کے ذریعہ سیٹ وغیرہ ریزرو کرانی چاہیئے۔ اگر ان کے پاس ٹکٹ نہ ہو تو ان کو چاہیئے کہ کرایہ کی رقم و ریزرو کرانے کی فیس اور محصول ڈاک کی رقم اس اسٹیشن ماسٹر کے پاس بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ جہاں سے کہ وہ سیٹ وغیرہ ریزرو کرانا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی ہیں مطلوبہ ٹکٹ اور جگہ کی پوری پوری تفصیل دے دینی چاہیئے۔ تا کہ اسٹیشن ماسٹر مذکور اگر مہیا ہو تو ان کے لئے ٹکٹ خرید سکے اور جگہ ریزرو کر سکے۔ ورنہ پھر ایسی صورت میں سفری ایجنسیوں۔ دوست۔ احباب یا رشتہ داروں کے ذریعہ جو اس مقام پر ہوں۔ جہاں سے ان کا سفر شروع ہوتا ہو۔ انتظام کیا جا سکتا ہے۔

(۳) ان سٹیشنوں کے ریزرویشن آفس میں جہاں سے کہ ٹرینیں روانہ ہوتی ہیں یا سیکشنل کوچز چلتے ہیں نوٹس بورڈ آویزاں ہوگا جس سے معلوم ہو جائے گا کہ کس تعداد میں برتھ اور سیٹیں (فسٹ اور سکنڈ کلاسوں کے لئے الگ الگ) معمولاً دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جو صرف اہم اور خاص ٹرینوں میں ریزرویشن کیلئے ہی ہونگی

(۴) ریزرویشن کے رجسٹر پبلک دیکھ سکے گی۔ تا کہ اگر وہ چاہے تو اس بات کا اطمینان کر سکے کہ جس قدر جگہ مل سکتی تھی وہ بک ہو چکی ہے وغیرہ وغیرہ

(۵) عام پبلک کے مفاد کے پیش نظر مسافروں سے استدعا کی جاتی ہے کہ اگر ان کو بعد میں ضرورت نہ رہی ہو۔ تو وہ جو سیٹیں وغیرہ ریزرو کرا چکے ہوں ان کو فوراً منسوخ کرا لیں۔

(۶) جو برتھ یا سیٹ ریزرو ہو چکی ہو۔ اس کے مہیا کرنے کی ہر کوشش کی جائے گی۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے تو ریلوے ایڈمنسٹریشن نقصان۔ یا زائد مصارف وغیرہ سے متعلق کسی تاوان کے مطالبہ کو تسلیم نہیں کرے گا۔

(۷) مکمل تصریحات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(جنرل مینجر)

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض رستے ہوئے آنکھ اور اعصابی تکلیفوں کا شکار نہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ فی تولہ ۱۲ر چھ ماشہ ۶ر تین ماشہ ۳ر علاوہ محصولڈاک

دواخانہ خدمت خلق قادیان

خریداری کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

اکسیر بصر

پیدائشی نقص کے سوا ہر مرض چشم کے لئے بہترین چیز ہے۔ اس کا متواتر استعمال عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے

-/8/2 تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک

حمیدیہ فارمیسی قادیان

سو فیصدی مجرب کا دعویٰ بہت مشکل ہے

مگر ہم مندرجہ ذیل دواؤں کے بارے میں مفید ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ یہ محض اشتہاری اور زبانی دعویٰ نہیں ہے۔ مگر ایک لفظ بھی خلاف اشتہار ثابت ہونے پر **قیمت فوراً واپس** کی شرط کا ایک آنہ کا ٹکٹ لگا ہوا قانونی طریقہ کا اقرار نامہ ہر پارسل کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی کسی صاحب کو یقین نہ آئے۔ تو وقت اور تاریخ مقرر کر کے میرے پاس تشریف لے آئیں۔ اگر حسب اشتہار فائدہ نہ ہو تو صرف دوا کی قیمت ہی نہ دیں۔ بلکہ آنے جانے کا کرایہ بھی مجھ سے وصول کریں **آج ہی خط لکھیئے**

عجوبہ اور کرشماتی:۔ علی الترتیب بڑی اور چھوٹی عمر کے مردوں کی کمزوری کو قطعی دور کرنیوالی ہزاروں مرتبہ کی آزمودہ اکسیری دوائیں ہیں۔ قیمت ہر ایک صرف -/15

خوبرو:۔ جوانی کے کیلوں اور مہاسوں کیلئے مجرب دوا -/5 **ٹھنڈ سوت** سے سخت گرمیوں میں بھی ایک ہی خوراک سے موسم سرما کا گلابی جاڑا لگ کر طبیعت ہشاش بشاش نکل آتی ہے۔ اور شدت پیاس متلی۔ گھبراہٹ اور قے فوراً دور ہو جاتی ہے۔ تھوڑے عرصہ کے لئے قیمت معہ محصول ڈاک -/3

خارشینہ:۔ ہر قسم کی نئی و پرانی تر و خشک خارش کو دو تین دن میں دور کرنے والی مجرب دوا -/3

برہملینہ:۔ دماغ میں صفحوں کے صفحے یاد کرنے کی طاقت پیدا کرنے والی بے نظیر دوا -/2

نینین:۔ موتیابند۔ ککرے۔ کمزوری نگاہ۔ پھولا۔ دھند۔ جالا اور پانی بہنا وغیرہ کی قطعیہ علاج -/3 چھوٹی شیشی -/5 بڑی شیشی **ڈینٹی**:۔ ماخورہ۔ دانتوں سے خون یا پیپ بہنے اور مسوڑوں کے پھولنے کی اکسیری دوا -/2

مردانہ کمزوریاں اور پوشیدہ بیماریاں۔ دمہ۔ اولاد نہ ہونا۔ ہسٹیریا۔ پاگل پن بواسیر۔ برص اٹھرا وغیرہ کے یقینی علاج کیلئے

امین۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

کو نہ بھولئے
اس میں
آپ کا فائدہ ہے

بواسیر

حفضم:۔ خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کیلئے بفضلہ تعالیٰ سو فیصدی کامیاب دوا ثابت ہوئی ہے۔ قیمت دو روپے نو آنہ

درد گردہ

علاج گردہ گردہ ومثانہ میں درد پتھری اور پیشاب رک رک کر آنا یا مثانہ میں پیپ۔ پیشاب کی ہر قسم کی مرض کے لئے از حد مفید ہے۔

قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ۔ قادیان

احمدی سوداگران جفت کو ضروری اطلاع

احمدی سوداگران جفت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہمارے ہاں آگرہ کے ہر قسم کے بوٹ و شوز لیڈیز و جنٹس و نیز بچوں کے جوتے کنٹرول ریٹ پر تیار ملتے ہیں۔ براہ مہربانی اپنی ضرورت کی چیزیں ہم سے منگوا کر حوصلہ افزائی فرمائیں

خواجہ شمس الدین احمدی کو لمبو شو فیکٹری ۸ اجسونت بلڈنگ۔ آگرہ

ہشت پہلو یا نئے ڈیزائن کی عینکیں ڈاکٹر بشیر احمد شاد (الحکم اسٹریٹ) قادیان سے ہی مل سکتی ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۹ مئی۔ روسی اخبار ریڈ سٹار لکھتا ہے۔ کہ جرمن جانباز گوریلا دستے سابق سوویٹ جرمن محاذ کے کئی حصوں سے جنگی علاقوں سے نکل نکل کر حملے کر رہے ہیں۔ کئی جرمن بھیس بدل کر اور سرخ فوج کی وردی پہنے پھرتے ہیں۔

سان فرانسسکو ۲۹ مئی۔ شام اور لبنان کے ڈیلیگیٹوں نے فرانسیسی اخبارات کی اس خبر کو مضحکہ خیز قرار دیا ہے۔ کہ فرانس نے لبنان اور شام میں فوجیں بیروت کے ایک واقعہ کے بعد اتاری ہیں۔ جس میں دو سو فلسطینی عربوں نے نازی جھنڈوں کے ساتھ فرانسیسیوں پر حملہ کر دیا تھا۔

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ نیم سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے۔ اور اس پر یقین کرنے کی وجوہ موجود ہیں۔ کہ مسٹر سبھاش چندر بوس جب ۱۲ مئی کو رنگون سے بنکاک کے لئے روانہ ہوئے۔ تو راستے میں برطانوی افواج کے ہاتھوں گرفتار کر لئے گئے۔ وہ اس وقت رنگون کے فوجی حکام کی نگرانی میں ہیں۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ مسٹر ایٹلی لیڈر لیبر پارٹی نے جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ لیبر پارٹی کی انتخابی فتح کی صورت میں ۶ ہفتہ تک وہ برطانیہ کے وزیر اعظم بن جائیں گے۔ لیبر پارٹی کی طرف سے یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کو آزادی دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ لیبر پارٹی نے کئی طریقوں سے ہندوستان کے لئے آزادی کی حمایت کی ہے۔ بہر حال ۴۰ کروڑ انسانوں کے لئے ایک ایسے ملک کا جس میں مختلف زبانیں بولنے والے مختلف مذاہب کو ماننے والے اور تمدنی طور پر بھی مختلف لوگ بستے ہیں۔ آئین تیار کرنے کا وعدہ ہم نہیں کر سکتے۔ البتہ ہم آئین تیار کرنے میں ان کی مدد کریں گے۔

دمشق ۲۹ مئی۔ فرانسیسیوں کے خلاف یہاں جو ہڑتال ہوئی ہے۔ وہ زیادہ شدت کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ تمام کی تمام سول آبادی اس ہڑتال میں شامل ہو گئی ہے۔ کوئی بنک۔ بیکری۔ سینما یا بازار کھلا ہوا نظر نہیں آتا۔ تمام اپوزیشن پارٹیوں نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام سابقہ اختلافات کو بھلا کر اس نازک وقت میں گورنمنٹ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔ کئی سو قبائل گھوڑ سوار گورنمنٹ کی خدمت کرنے کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ عورتوں کی آرگنائیزیشنوں نے بھی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ فرانسیسی دباؤ سے ہرگز متاثر نہ ہوں۔ عرب عورتیں آزادی کی جدوجہد میں اپنے خاوندوں اور بھائیوں کے پہلو بہ پہلو لڑیں گی۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ موجودہ جنگ کی ابتدا سے لیکر گذشتہ موسم سرما تک جرمنوں کی بحری۔ بری اور فضائی فوجوں کے نقصانات کے متعلق اندازہ ہے۔ کہ ان کے ۳۵ لاکھ اور ۴۰ لاکھ کے درمیان آدمی ہلاک ہوئے یا زخموں کی وجہ سے چل بسے۔

لاہور ۲۹ مئی۔ صاحب ڈائرکٹر جنرل شعبہ اطلاعات و کوائف تجارت کلکتہ نے ہندوستان میں فصل گندم کا پہلا تخمینہ مرتب کیا ہے۔ جو یہ ہے۔ ۴۶-۱۹۴۵ء میں رقبہ زیر کاشت گندم ۳۶۰۰۰ ۴۱ ایکڑ ہے۔ اس کے بالمقابل سال ماسبق کا نظر ثانی شدہ رقبہ ۳۲۵۸۳۰۰۰ ایکڑ تھا۔ بحیثیت مجموعی فصل کی حالت خاصی اچھی ہے۔

لاہور ۲۹ مئی۔ کل پنجاب اسمبلی کی لاہور سیٹ کے ضمنی انتخاب کے نتیجہ کا اعلان کر دیا گیا۔ جس کے مطابق لالہ کیدار ناتھ سہگل کانگرسی امیدوار نظر بند کو ۶۹۲۰ ووٹ اور لالہ بیلی رام کپور عرف بیلی شاہ تیل والا ہندو مہا سبھائی امیدوار کو ۴۲۰ ووٹ ملے۔ لالہ کیدار ناتھ سہگل نے مخالف امیدوار کو ۲۵۰۰ ووٹوں سے شکست دی۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کی گورنمنٹ عنقریب مطالبہ کریگی۔ کہ جرمنی کا ایکہزار مربع میل علاقہ جو لیٹن اینڈ کے نام سے موسوم ہے۔ چیکوسلواکیہ کے حوالہ کیا جائے۔

سان فرانسسکو ۲۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں اتحادی ہیڈ کوارٹروں میں جنہیں بحرالکاہل کی جنگ کا کافی علم ہے۔ یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ جاپان چھ ماہ کے اندر غیر مشروط ہتھیار ڈال دیگا۔

لاہور ۲۹ مئی۔ سونا ۷۵/۸ روپے۔ چاندی ۱۳۱/- پونڈ ۵۰/- روپے۔ امرتسر سونا ۷۸/-

سان فرانسسکو ۲۹ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ آزاد ہندوستانی فوج کے لیڈر مسٹر سبھاش چندر بوس اپنے سٹاف کے ہمراہ بنکاک پہنچ گئے ہیں۔

لاہور ۲۹ مئی۔ پنجاب یونیورسٹی کے میٹریکولیشن کے امتحان کا نتیجہ آج نکل آیا۔ اس سال ۲۶۲۲۲ طلبا شامل ہوئے۔ ان میں سے تقریباً ۶۷ فی صدی یعنی ۱۷۵۲۸ طلبا پاس ہوئے۔ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کا طالب علم امر پرکاش اگروال پنجاب بھر میں اول رہا ہے۔ اس نے ۸۵۰ میں سے ۷۷۱ نمبر حاصل کئے۔

دمشق ۲۹ مئی۔ فرانسیسی فوجوں کا ایک اور جہاز بیروت پہنچ رہا ہے۔ یہ فوج اس لئے بھیجی گئی ہے۔ کہ کہیں فرانسیسی فوجوں اور شام اور لبنان کی فوجوں میں باقاعدہ جنگ شروع نہ ہو جائے۔ برطانوی گورنمنٹ جس نے شام اور لبنان کو آزادی کی گارنٹی دے رکھی ہے۔ حالات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ برطانوی گورنمنٹ امریکن گورنمنٹ کے ساتھ تصفیہ کرانے کے متعلق بات چیت کر رہی ہے۔ اس وقت جبکہ سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دمشق سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آٹومیٹک گنوں سے مسلح فرانسیسی دستوں نے شہر کے تمام اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور تمام سرکاری دفاتر کا محاصرہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ برطانیہ میں انتخابی بخار زوروں پر ہے۔ اور اس کی وجہ سے باقی تمام مسائل پس پشت جا پڑے ہیں۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ فرانس کی وزارت اطلاعات نے شکایت کی ہے۔ کہ فرانس اور لبنان اور شام کے جھگڑے میں برطانیہ کا رویہ قابل اعتراض ہے۔ فرانسیسیوں نے شام اور لبنان میں فوج کو تبادلہ کے لئے بھیجا تھا۔

واشنگٹن ۲۹ مئی۔ آج ساڑھے چار سو سے زیادہ ہوائی جہازوں نے مریانہ کے اڈوں سے اڑ کر یوکوہامہ پر حملہ کیا۔ یہ سب سے بڑی جاپانی بندرگاہ ہے۔ اور ٹوکیو سے اٹھارہ میل دور ہے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک بمباری ہوتی رہی یہاں جہاز بنانے کے کارخانے ہیں۔ یہ پہلا حملہ ہے جس میں آگ گولوں کا موسلا دھار مینہ برسایا گیا ہے۔

نتیجہ جامعہ نصرت قادیان

درجہ عالمہ

امۃ الرشید $\frac{۴۱۱}{۹۵۰}$۔ امۃ الرحمان ۴۲۲۔ رقیہ بیگم ۳۰۶ نصیرہ ۷۰ صرف انگریزی کا امتحان۔

درجہ ممہدہ

فردوس خاتون $\frac{۵۱۲}{۷۷۰}$۔ سلیمہ بیگم ۴۸۶۔ نسیمہ ۴۲۹ مبارکہ محمد جمیل ۴۰۳۔ فاطمہ عبد اللہ خاں ۳۷۲ مسعودہ نگین۔ تاریخ میں کمپارٹمنٹ۔ صالحہ درد ادب میں کمپارٹمنٹ اور تدبیر منزل عملی میں دوبارہ امتحان۔ غلام فاطمہ تاریخ میں کمپارٹمنٹ۔ امۃ الحمید ادب ب میں کمپارٹمنٹ۔

(عبد المنان عمر جائنٹ سیکرٹری مجلس تعلیم)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نتیجہ امتحان میٹریکولیشن

اس دفعہ کل ۹۱ طلبا شریک امتحان ہوئے۔ جن میں سے ۵۹ کامیاب ہوئے۔ طلبا کے نام اور نمبر درج ہیں:۔ ناصر محمود ۴۶۴ محمود احمد ڈار ۴۳۵۔ محمد اجمل ۴۱۰۔ عبد البصیر ۳۹۷ محمد نواز خاں ۴۷۰۔ عبد القادر ۲۷۷۔ غیور احمد خاں ۴۱۵۔ بشیر احمد حبیب ۴۵۸ نصیر احمد سولنگی ۴۱۵۔ ثناء اللہ شیخ ۲۸۲۔ مبارک احمد قاضی ۴۱۹۔ بشیر احمد افریقی ۴۰۷ عنایت اللہ خاں ۴۲۶۔ محمد حیات خاں ۳۹۱ حفیظ الرحمٰن ۴۰۲۔ عبد الحمید ۳۲۸۔ شریف احمد ۴۲۵ منصور احمد سیال ۴۲۱ مبارک احمد گجراتی ۳۱۸ عبد اللطیف نیاز ۴۰۳ مرزا ظفر علی ۲۷۵۔ رشید احمد سیالکوٹی ۴۹۹ مبشر احمد ۴۳۰ سید احمد ناصر ۳۱۲۔ بشیر احمد جان محمد ۴۳۹ محمد الیاس خاں ۴۳۸ عبد الرشید ۳۵۰ عبد اللطیف مولوی ۴۱۸۔ رشید احمد خاں ۵۱۰۔ محمد منیر ۴۲۵۔ انور احمد شریفی ۳۷۳ محمد سعید خاں ۵۳۹ مصلح الدین بنگالی ۳۹۸ نور الحق ۵۹۳ نصر اللہ خاں ۵۳۳۔ رشید احمد نذیر ۵۰۹ عبد المجید ۴۶۳۔ عبد المجید امجد ۳۱۸ برکات الرحمٰن ۲۷۲ مقصود احمد ملک ۴۰۶ منیر احمد عرفانی ۴۵۳ مرزا طاہر احمد ۴۵۲ مبارک احمد قمر ۴۲۸ عبد الشکور ۳۸۶ غلام رسول ۳۹۱ رشید احمد قیصرانی ۵۰۵ محمد افضل ۴۴۳۔ سید سعید احمد ۳۹۹ حسین المحاسن ۲۷۰۔ منیر احمد چودھری ۴۴۲ خالد سیف اللہ ۳۹۲ عبد اللطیف شرما ۳۸۸ چودھری حفیظ احمد ۳۷۷۔ حفیظ احمد ۴۲۷ نعمت اللہ ۴۵۷ نذیر احمد ۴۶۴۔ فیض محمد ۲۹۶

---

۲۰۰ جاپان اور کوریا کے درمیانی سمندر میں دشمن کا ایک بڑا جہاز ایک ڈسٹرائر اور ۵ چھوٹے جہاز ڈبو دیئے گئے۔ **قاہرہ ۲۹ مئی۔** خبر آئی ہے۔ کہ شام کے شہر حمص میں جھگڑا ہو گیا۔ شہریوں نے بازاروں میں رکاوٹیں کھڑی کیں۔ اور فرانسیسی سفارت خانہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ حکومت نے ان پر گولی چلا دی۔